غلام مصطفیٰ قاسمی

شذرات

ہاتھی، شیر وغیرہ جیسے طاقتور حیوانات اپنے مطلوب تک اپنی طبعی طاقت کے ذریعے پہنچ جاتے ہیں اور انسان چونکہ ان کی بہ نسبت کمزور ہے تو اللہ تعالیٰ نے اسے آلات کا ایجاد الہام کیا، جن کی مدد سے معمولی اہتمام اور تھوڑی سی طاقت کے ذریعے مذکورہ بالا حیوانات کی بہ نسبت کہیں زیادہ اپنے مطلوب تک رسائی حاصل کرلیتا ہے۔

پس استعمالِ سے اشیاء طبعیہ کو معمولی سے اہتمام اور تھوڑی سی طاقت کے ذریعے کم سے کم مدت صرف کر کے حاصل کرنے کو امام ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ ارتفاق کا نام دیتے ہیں اور انسان کی حیوانی طاقت جو توجہاتِ ملکیہ کا اثر قبول کرے، اسے ہم عقل کہتے ہیں، جو احساسات حیوانات میں ہیں وہ بعینہ انسان میں موجود ہیں، لیکن جب انہیں ملکیت (فرشتے کی صفت) کی روشنی آجاتی ہے اور حواس حیوانیہ سے ممتاز ہوجاتی ہیں تو (یہی حیوانی طاقت) انسان کے لئے عقل بنجاتی ہے اور عقل قوائے حیوانیہ کا امام (سردار) ہے۔اب ان قواء کے ذریعے انسان نشاط کے ساتھ بآسانی ایسے آلات کا اختراع کرلیتا ہے جو اس کی لئے اوقات وازمان کو بڑھادیتے اور حصولِ مطلوب میں قوت پیدا کردیتے ہیں جو ان کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتے۔ پس جو انسان طبعی طور پر مسکین (محتاج) ہوتا ہے وہ مالدار انسان کے تابع ہوجاتا ہے وہ اسے استعمال کرتا ہے اور اس کی طاقت کو اپنے آلات کے استعمال میں صرف کرتا ہے اور اپنے منافع میں اسے شریک کرلیتا ہے۔اب اگر وہ (مالدار) طاقتور ہوتا ہے تو بادشاہ بن جاتا ہے اور اگر اس کی طاقت مسکین کی طاقت کے برابر ہوتی ہے تو وہ ایک مدنی الطبع شخص ہوتا ہے،